مختلف ممالک کے نومبایع مرد حضرات کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ایک دوسرے ہال میں نو مبایع مرد حضرات کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ غانا، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سیریا، مراکش، الجزائر اور دیگر بعض ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبایعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے ان نومبایعین کا اور خصوصاً آج کی تقریب میں دستی بیعت کرنے والوں کا تعارف حاصل کیا۔

☆......غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ اس کا تعلق غانا میں WA کے علاقہ سے ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر اُس نے بتایا کہ وہ ہاؤسا زبان بھی جانتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہے وہ پڑھو۔

☆......ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میں اس وقت فرانس میں مقیم ہوں اور میری فیملی لبنان میں ہے۔ سیریا میں حالات کافی خراب ہیں۔ اس دوست نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میں مراکش سے ہوں اور بیمار ہوں۔ انہوں نے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھجواؤ۔ ہومیو پیتھک نسخہ تجویز کر کے بھجواؤں گا۔

☆......سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نو احمدی نوجوان نے اپنی خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میرے والد صاحب خواب میں آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ تم کس سے پیار کر رہے ہو۔ میرے پاس آؤ اور میری مدد کرو۔ اس پر میں خواب میں ہی رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً کی دعا پڑھنے لگا۔ چند دن بعد ایک اور خواب دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام آئے ہیں۔ آپؑ کا چہرہ بڑا حسین ہے۔ آپؑ کے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں۔ آپؑ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور دعا کی۔ اس کے بعد ایک دن میں نوئے ویڈ (Neuwied) کی مسجد بیت الرحیم میں نماز ظہر پڑھ کر فارغ ہوا ہی تھا کہ بے ساختہ میں "رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً" کی دعا پڑھنے لگا اور یہ دعا پڑھتا رہا۔ بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہ عین وہی وقت تھا کہ جب سیریا میں میرے والد صاحب کو کار میں گولی لگی تھی اور یہ گولی اِن کے سینہ میں لگی تھی۔ گولی آدھی جسم کے اندر گئی اور آدھی باہر رہی اور اس طرح خدا نے انہیں بچا لیا اور مجھے دعا "رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً" کا نظارہ خدا تعالیٰ نے دکھا دیا۔ اس واقعہ کے بعد سے دل میں احمدیت کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ میں احمدیت سے عشق کرتا ہوں۔

☆......غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میری فیملی غانا میں ہے اور میں جرمنی میں اسائلم لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ موصوف نے اپنے لئے اور اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......نائیجر (Niger) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ میں اور میرا دوست ہم نئے احمدی ہیں اور ہم دونوں حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا اور اُس کے مطابق زمانے کے امام کو قبول کر لیا۔

☆...... ایک لبنانی الاصل نومبایع نے بتایا کہ ایک روز میرے گیارہ سالہ بیٹے نے مجھ سے کہا کہ آپ ہر وقت ہمیں آخری زمانے کے فتنوں سے ڈراتے رہتے ہیں، یہ تو بتائیں کہ یہ آخری زمانہ کب آئے گا؟ میں نے جواب دیا کہ اس میں تو شاید ابھی سینکڑوں سال رہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ ہم آخری زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ یہ جو آپ دجّال کے بارہ میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب الخلقت شخص ہوگا یہ بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ دجال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد ایک قوم ہے اور ایسا دجال ظاہر ہو چکا ہے، لہٰذا ہم دجال کے زمانے میں ہی جی رہے ہیں۔

میں یہ سب کچھ سن کر سخت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں اس طرح کی معلومات کہاں سے ملی ہیں؟

اس سے بات کر کے معلوم ہوا کہ مختلف ٹی وی چینل دیکھنے کے دوران ایک دن اسے ایم ٹی اے کی جرمن نشریات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد اس نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور یہ تمام معلومات اسے ایم ٹی اے سے ملی ہیں۔ چونکہ مجھے جرمن زبان نہیں آتی تھی اس لئے وہ اکثر امور کا ترجمہ کر کے میرے ساتھ بحث کیا کرتا تھا۔ مجھے اس کے اس طرز عمل پر شدید غصہ آیا اور میں نے اسے کہا کہ خبردار آج کے بعد تم نے یہ چینل نہیں دیکھنا۔ لیکن اندر ہی اندر مجھے اپنے بیٹے کی باتوں میں معقولیت دکھائی دی اور میں نے اپنے طور پر جماعت کے بارہ میں لوگوں سے پوچھنا شروع کیا۔ مجھے دو پاکستانی احمدی دوست ملے جنہوں نے مجھے کاسل میں ایک اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جہاں مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب اور رایا دعودہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ سوال و جواب کی کئی نشستوں کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میرا بیٹا درست کہتا ہے اور یہی سچی جماعت ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بچوں سمیت بیعت کر لی۔ (ان کی بیوی احمدیت کی صداقت کی قائل ہیں لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی)۔

حضور انور نے ان کے بیٹے کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ایسا دینی رجحان رکھنے والے بچے کو تو جامعہ احمدیہ میں جانا چاہئے۔

☆...... جرمنی میں پناہ گزین ایک الجزائری دوست نے بتایا کہ جماعت سے تعارف سے قبل میں نے اس کا کبھی نام تک بھی نہ سنا تھا۔ ایک روز میں اپنے لاگر (بیرک) میں واپس آیا تو دیکھا کہ لاگر میں رہنے والے دو افراد دیگر مہاجرین کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی باتوں میں امام مہدی کے آنے کی خبر سنی تو سخت برہم ہوا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ان شیاطین کے آنے سے یہاں پر موجود فرشتے چلے گئے ہیں۔ شروع شروع میں تو ان کے ساتھ میری گفتگو تمسخرانہ تھی لیکن مجھے محسوس ہونے لگا کہ میری ہر بات ہی ان کے سامنے غلط ثابت ہوتی ہے جبکہ ان کے پاس ان کے ہر دعویٰ کی قوی دلیل تھی۔ مجبور ہو کر میں نے کہا کہ میں ان کے بارہ میں کسی مولوی سے راہنمائی لیتا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک معروف عربی چینل سے فون کے ذریعہ رابطہ کیا۔ ہم قبل ازیں بھی اس چینل پر مختلف سوالات اور فتاویٰ کے لئے فون کیا کرتے تھے لیکن کئی کئی بار فون کرنے کے بعد ہمیں کوئی مناسب جواب ملتا تھا۔ اب جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں فون کیا تو انہوں نے کہا کہ تم فون رکھو ہم خود تمہیں فون کرتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے فوراً ہمیں فون کر کے کہا کہ احمدی تو پکے کافر ہیں، ان سے بچ کے رہیں۔ یہی نہیں بلکہ اب تقریباً ہر روز تین چار دفعہ اس چینل کی طرف سے ہمیں فون آنے لگا اور ہر بار ہمیں جماعت کے کفر کے بارہ میں فتاویٰ سنائے جاتے تھے۔

میں جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے لیکن ان مولویوں کے فتاویٰ کو سنتا تو جماعت کے بارہ میں شک میں پڑ جاتا۔ بہر حال میں احمدی احباب کی دی ہوئی کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی بنا پر حق واضح ہو گیا۔

اسی دوران مجھے احمدی احباب کی طرف سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یہاں پہنچ کر جب میں نے مختلف رنگوں اور قومیتوں کے لوگوں کو دیکھا تو میری کایا پلٹ گئی اور میں نے کہا کہ کیا یہ سب جھوٹے ہیں اور صرف میں ایک سچا ہوں؟ چنانچہ میں نے پورے دلی اطمینان کے ساتھ بیعت کر لی ہے۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں عربوں کی ایک خاصی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی اس لئے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ایک دن کی بجائے دو دن مجلس سوال و جواب منعقد کی جائے۔

پہلے دن مجلس سوال و جواب میں اس الجزائری دوست نے یہی سوال پوچھا کہ جب ہم آپ کی بات سنتے ہیں تو آپ سچے لگتے ہیں لیکن جب مولویوں کے فتاویٰ سنتے ہیں تو عجیب تذبذب کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

انہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے بارہ میں پوچھنا ہے تو اس سے پوچھیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ لہٰذا آپ صدق دل سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو انشراح صدر عطا فرما دے گا۔

اگلے روز انہوں نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنی بیعت کا اعلان کر دیا اور جلسہ کے دوران حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پانے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میری کیفیت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ میں ایسے محسوس کرتا ہوں جیسے ہواؤں میں اڑا جا رہا ہوں۔

☆......نائیجر سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے کہا کہ مجھے احمدیوں کی سب چیزیں، سب کام بہت پسند ہیں۔ کاش کہ سارے مسلمان احمدیوں جیسے ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کے ایمانوں کو قبول فرمائے۔

☆......ایک نومبایع نے کہا کہ آپ کے پاس لوگ ہدایت کے لئے آئے ہیں اور وہ ایسے دل لے کر آئے ہیں جن میں صرف محبت اور پیار کی پیاس ہے۔ ہم حضور سے بہت محبت کرتے ہیں۔

☆......ایک نومبایع دوست نے کہا کہ احمدی اپنے خلیفہ پر فخر کرتے ہیں اور اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

نومبایعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔